پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور قادیانی سازشیں

جناب عبدالعزیز انجم

شیخ سعدیؒ نے کہا تھا کہ: ''وہ دشمن جو بظاہر دوست ہو، اس کے دانتوں کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے''۔ یہ مقولہ قادیانیوں پر بالکل صادق آتا ہے، جن کی سازشوں سے وطن عزیز کو ہر نازک موڑ پر بچھو کے ڈنگ کی طرح ڈسا گیا، جس سے آج بھی پاکستان کا انگ انگ زخمی ہے۔

قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، لیکن پھر بھی اپنے اصل موضوع کی طرف جانے سے پہلے ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخ اور حقائق کی روشنی میں قادیانیت کا چہرہ واضح کرتا جاؤں۔ مختصراً یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ قادیانیت محسن کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا نام ہے۔

ہندوستان میں بٹالہ کے قریب واقع قادیان اور پاکستان میں چناب نگر (ربوہ) کے بعد ان کا سب سے منظم مرکز اسرائیل کے شہر حیفا میں ہے۔ قارئین کو یہ جان کر بہت حیرت ہوگی کہ اسرائیل میں کسی مذہبی مشن کو کام کرنے کی اجازت نہیں، لیکن قادیانیوں کو کھلی چھٹی ہے، یہاں نہ صرف ان کا مذہبی مشن مکمل سرکاری سرپرستی میں کام کر رہا ہے، بلکہ سینکڑوں قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کرنے میں مصروف ہیں۔

مفکر پاکستان علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بہت پہلے ہی قادیانیت کے روپ میں سامراج کے خود کاشتہ پودے کو پہچان لیا تھا اور قادیانیوں کو قادیانیت اور یہودیت کا چربہ قرار دیا تھا، یہی نہیں بلکہ وہ اُنہیں اسلام اور ملک کا غدار سمجھتے تھے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۳۶ء میں پنجاب مسلم لیگ کی کونسل میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تجویز پاس کرائی اور مسلم لیگی امیدواروں سے حلفیہ تحریر لکھوائی تھی کہ وہ کامیاب ہو کر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے لیے آئینی اداروں میں مہم چلائیں گے۔

اسی طرح بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح سے ۱۹۴۸ء میں کشمیر سے واپسی پر سوال کیا گیا کہ قادیانیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میری رائے وہی ہے جو علمائے کرام اور پوری امت کی رائے ہے۔ اس سے ظاہر ہے وہ قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتے

تھے۔ اپریل ۱۹۷۴ میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں ۱۴۰ تنظیموں اور ملکوں کے نمائندوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ پاکستان کی تاریخ میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن ہمیشہ سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا جب قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔

قادیانیوں نے تشکیل پاکستان کی سخت مخالفت کی اور اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگایا۔ قادیانیوں کی سازش کی وجہ سے ہی پاکستان کو گورداسپور اور پٹھان کوٹ جیسے اہم دفاعی علاقوں سے ہاتھ دھونا پڑا، جس سے بھارت کو کشمیر پر قبضے کے لیے راستہ مل گیا۔ فطرت سے مجبور قادیانیوں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جس سے وہ وطن عزیز پاکستان کو نقصان پہنچا سکتے ہوں۔ ہفت روزہ تکبیر مارچ ۱۹۸۶ء کے مطابق مشہور سراغ رساں جیمز سالمن ونسٹنٹ نے انکشاف کیا کہ شہید ملت لیاقت علی خان کو قتل کرنے والا ایک جرمن جیمز کنز ہے، اس کا نام قادیانی ہونے کے بعد عبدالشکور تھا، اس کو سر ظفر اللہ نے قادیانی بنایا تھا۔

۱۹۷۳ء میں قادیانیوں نے ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہونے پر قادیانی جماعت کے سربراہ نے لندن میں خطاب کرتے ہوئے اس پر سخت تنقید کی اور کہا کہ ''احمدیوں کی بددعا سے عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا''۔ ملک کے اندر سیاسی ایوانوں اور بیوروکریسی میں قادیانیوں نے اپنے اثر ورسوخ سے بہت سی سازشیں کیں، طوالت کی وجہ سے یہاں ان کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ ملک کے اندر پھیلی بدامنی میں بھی ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہود وہنود یہی چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ان کی طاقت کو ختم کیا جائے اور قادیانیت جو ان کا خود کاشتہ پودا ہے، وہ یہ سب خدمات اپنے آقاؤں کے لیے سرانجام دے رہی ہے۔

پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کے خلاف قادیانیوں نے بے شمار سازشیں کیں۔ یہاں پر قارئین کی آگاہی کے لیے صرف ایک ہی واقعہ کافی ہوگا۔ معروف صحافی جناب زاہد ملک اپنی شہرہ آفاق کتاب ''ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم'' کے صفحہ: ۲۳ پر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی پاکستان دشمنی کے بارے میں حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''معزز قارئین کو اس انتہائی افسوس ناک بلکہ شرمناک حقیقت سے باخبر کرنے کے لیے کہ اعلیٰ عہدوں پر متمکن بعض پاکستانی کس طرح غیر ممالک کے اشارے پر کہوٹہ (ایٹمی پلانٹ) بلکہ پاکستان کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں، میں صرف ایک واقعہ کا ذکر کروں گا اور اس واقعہ کے علاوہ مزید ایسے واقعات کا ذکر نہیں کروں گا، اس لیے کہ ایسا کرنے میں کئی ایک قباحتیں ہیں۔ یہ واقعہ نیاز اے نائیک سیکرٹری وزارت خارجہ نے مجھے ڈاکٹر عبدالقدیر کا ذاتی دوست سمجھتے ہوئے سنایا تھا، انہوں نے بتلایا کہ: وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خاں نے انہیں یہ واقعہ ان الفاظ میں سنایا: ''اپنے ایک امریکی دورے کے دوران سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، میں بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا

تھا کہ دورانِ گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لیے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا: نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تأثر غلط ہے کہ ''پاکستان ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے'' تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا، کہا کہ آپ ہمارے دعویٰ کو نہیں جھٹلا سکتے، ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں، بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے، بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے! میرے ساتھ بازو والے کمرے میں، میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کا اسلامی بم کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ اٹھا، دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے، میں بھی اٹھ بیٹھا، ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔

میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے کر جا رہا ہے اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے۔ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ سی آئی اے کا افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا، ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک اسٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا: یہ ہے آپ کا اسلامی بم، اب بولو! تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو؟ میں نے کہا: میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں۔ میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے، لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا کہ آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے، ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا اور ہم بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

جب ہم کاریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا، میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہا تھا، جس میں بقول سی آئی اے افسر کے اس کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اچھا! تو یہ بات ہے۔

اسرائیل کے لیے پہلا ایٹم بم بنانے والے یہودی سائنسدان یوول نیمان کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے گہرے یارانے تھے۔ یوول نیمان کی سفارش پر تل ابیب کے میئر نے وہاں کے نیشنل میوزیم میں ڈاکٹر عبدالسلام کا مجسمہ یادگار کے طور پر رکھوایا۔ بھارت نے بھی اپنے ایٹمی دھماکے اسی مسلم دشمن سائنسدان یوول نیمان کے مشورے سے کیے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کے پاکستان دشمن بھارتی لیڈر نہرو کے ساتھ بھی گہرے مراسم رہے، یہی نہیں بلکہ وہ بھارت کے متعدد سائنسی تحقیقی اداروں کے ممبر بھی رہے اور اسی وفاداری کے صلہ میں بھارت کی بہت سی یونیورسٹیوں نے اس کو اعزازی ڈگریاں دیں۔ کیا اب بھی قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمنی میں کوئی شبہ رہ جاتا ہے؟

یہود و ہنود کی سرپرستی میں قادیانیوں کی سازشوں کی وجہ سے پاکستان کے ایٹمی اثاثے آج پھر ملک دشمن طاقتوں کی زد میں ہیں۔ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر ڈاکٹر دین محمد فریدی کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ چناب نگر (ربوہ) کے قادیانیوں نے ایٹمی پلانٹ گروٹ ضلع خوشاب کے ساتھ موضع عینوں تحصیل نورپور میں ۹۰۵ کنال ۱۰ مرلے زمین خرید لی ہے۔ یہ زمین ۲۰۱۱ء میں انتقال نمبر: ۳۴۲۰، ۳۴۲۱، ۳۴۲۲، ۳۴۲۲ اور ۳۴۲۳ کے تحت ایک کروڑ چوبیس لاکھ پچاس ہزار سات سو (۱،۲۴،۵۰،۷۰۰) روپے میں خریدی گئی۔ ۱۸۱۱۰ مرلہ یہ زمین کوڑیوں کے بھاؤ خریدی گئی ہے، جس کی فی مرلہ قیمت ۶۸۵.۵۰ روپے بنتی ہے۔

ڈاکٹر دین محمد فریدی نے مزید بتایا کہ جب یہ زمین خریدی گئی اس وقت خوشاب میں تعینات ڈی پی او قادیانی تھا، جسے بعدازاں ایک اور معاملے میں معطل کردیا گیا، لیکن قادیانی لابی کا اثر ورسوخ دیکھئے کہ اس کو سزا یا او ایس ڈی کرنے کے بجائے اس کو پولیس میں ہی ایک اہم عہدہ سونپ دیا گیا۔ یہ ہم سب پاکستانیوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے اور حکمران طبقہ کو بھی اس طرف خصوصی توجہ دینا چاہیے۔ قادیانیوں کے اس اقدام سے تمام محب وطن پاکستانیوں میں اضطراب پایا جاتا ہے، کیا یہ ارباب اختیار کی ذمہ داری نہیں کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کرائیں؟ آخر اس حساس ایٹمی پلانٹ کے قریب اتنی زیادہ زمین کس مقصد کے لیے خریدی گئی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہودیوں کے ایجنٹ یہ قادیانی ایک بار پھر اسلامی ایٹم بم کی تاریخ دہرانا چاہتے ہوں؟

متعلقہ اداروں کا قومی فریضہ بنتا ہے کہ وہ اس کی مکمل تحقیقات کرکے حقائق قوم کے سامنے لائیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ملک کو ان سازشوں سے محفوظ رکھے اور یہ ملک دنیا کے نقشے پہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔ (آمین)

☆☆☆